بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا عورت اپنے غیر مسلم بھائی کے ساتھ سفر کر سکتی ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بھائی اگر غیر مسلم ہو تو کیا وہ محرم بن جائے گا؟ کیا اس کے ساتھ عورت سفر پر جا سکتی ہے؟ کیا عورت اس کے ساتھ تنہائی اختیار کر سکتی ہے؟

جواب

محرم بننے کیلئے مسلمان ہونا شرط نہیں ہے بلکہ غیر مسلم بھی نسبی یا رضاعت یا سسرالی رشتے کے اعتبار سے اگر محرم بنتا ہے تو وہ محرم ہی کہلائے گا، البتہ سفر پر جانے کیلئے محرم کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ محرم عاقل ہو مجنون نہ ہو، بالغ یا بالغ کے حکم میں ہو، بالغ کے حکم میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ مراہق یعنی بالغ ہونے کے قریب ہو، فقہاء نے اس معاملے میں مراہق کو بھی بالغ کی طرح ہی شمار کیا ہے، اس کے ساتھ بھی عورت سفر کر سکتی ہے۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ اس سے فتنے کا اندیشہ نہ ہو، اگر فتنے کا اندیشہ ہوگا تو اگرچہ محرم ہو، اس کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہوگا، اسی لئے فقہاء نے مجوسی محرم کے ساتھ سفر کرنے کی اجازت نہیں دی کہ مجوسیوں کے ہاں چونکہ محرمات سے نکاح جائز ہے اس لئے اس سے فتنے کا اندیشہ موجود ہے۔ اسی طرح اگر بالفرض کوئی مسلمان محرم بھی ایسا ہو جس سے فتنے کا اندیشہ ہو تو اس کے ساتھ سفر کرنا بھی جائز نہیں ہوگا، لہذا پوچھی گئی صورت میں بھائی اگرچہ غیر مسلم ہو وہ محرم بھی ہے اور اگر اس سے فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اس کے ساتھ سفر پر جانا بھی جائز ہے۔ یہی حکم تنہائی اختیار کرنے کا بھی ہے کہ اگر فتنے کا اندیشہ ہے تو غیر مسلم ہو یا مسلمان محرم، کسی کے ساتھ بھی تنہائی اختیار نہیں کر سکتی، اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو تنہائی اختیار کرنے میں بھی حرج نہیں ہے۔

رشتہ کے اعتبار سے غیر مسلم بھی محرم بن سکتا ہے۔ بدائع الصنائع میں ہے: "صفة المحرم أن يكون ممن لا يجوز له نكاحها على التأبيد إما بالقرابة، أو الرضاع، أو الصهرية لأن الحرمة المؤبدة تزيل التهمة في الخلوة ولهذا قالوا ان المحرم اذا لم يكن مأمونا عليها لم يجز لها أن تسافر معه وسواء كان المحرم حرا أو عبدا لأن الرق لا ينافي المحرمية، وسواء كان مسلما أو ذميا أو مشركا، لأن الذمي، والمشرك يحفظان محارمهما" محرم وہ ہے جس سے نکاح ہمیشہ کیلئے جائز نہ ہو، چاہے قرابت کے ذریعے، چاہے رضاعت کے ذریعے، چاہے سسرالی رشتے کے ذریعے ہو، کیونکہ **ہمیشہ کی حرمت اس تہمت کو زائل کر دیتی ہے جو تنہائی اختیار کرنے میں لگتی ہے، اسی وجہ سے فقہاء نے فرمایا کہ محرم جب امن والا نہ ہو تو عورت کا اس کے ساتھ سفر کرنا، جائز نہیں ہے، اور محرم**

ہونے میں سب برابر ہیں چاہے محرم مسلمان ہو یا ذمی ہو یا مشرک ہو، کیونکہ ذمی اور مشرک بھی اپنے محارم کی حفاظت کرتے ہیں۔ (جس طرح مسلمان کرتے ہیں) (بدائع الصنائع جلد2، صفحہ300، مطبوعہ کوئٹہ)

الجوھرۃ النیرۃ میں محرم کے بارے میں فرمایا: "ھو کل من لا یجوز لہ منا کحتھا علی التأبید سواء کان بالرحم أو بالصھوریۃ أو بالرضاع وسواء کان حرا أو عبدا أو ذمیا وأما المجوسی فلیس بمحرم والصبی والمجنون لیس بمحرم **والمراھق کالبالغ۔"** محرم وہ ہوتا ہے کہ جس سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہو، چاہے وہ نسب کے اعتبار سے ہو یا سسرالی رشتہ کے اعتبار سے یا رضاعی رشتے کے اعتبار سے، چاہے وہ آزاد ہو یا غلام ہو یا ذمی ہو، مجوسی محرم نہیں ہے، ناسمجھ بچہ اور مجنون محرم نہیں ہیں، **البتہ مراھق، بالغ کی طرح محرم ہے۔** (الجوھرۃ النیرۃ جلد1، صفحہ362، مطبوعہ لاہور)

طوالع الانوار لشرح الدر المختار میں ہے: "فی الخلاصۃ والبزازیۃ فی کتاب النکاح قبیل فصل النفقات ان لھا السفر مع المراھق۔" ترجمہ: خلاصہ اور بزازیہ کے کتاب النکاح میں فصل النفقات سے کچھ پہلے ذکر فرمایا کہ عورت کیلئے مراھق کے ساتھ سفر کرنا، جائز ہے۔ (طوالع الانوار مخطوطہ جلد4، حصہ1، صفحہ27)

حاشیہ شرنبلالی علی درر الحکام شرح غرر الاحکام میں ہے: "وخروج محرم، ولو من رضاع أو مصاھرۃ، مسلم أو کتابی أو رقیق مأمون عاقل بالغ غیر مجوسی" ترجمہ: عورت کا سفر پر نکلنا محرم کے ساتھ ہو، محرم چاہے رضاعی رشتے کا ہو یا سسرالی رشتے کا، مسلمان ہو یا کتابی ہو یا غلام ہو، جبکہ امن والا ہو، عاقل بالغ ہو، مگر مجوسی نہ ہو۔ (حاشیہ شرنبلالی علی درر الحکام شرح غرر الاحکام جلد 1صفحہ216، مطبوعہ کراچی)

بہار شریعت میں ہے: "محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے ہمیشہ کے لیے اُس عورت کا نکاح حرام ہے، خواہ نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو، جیسے باپ، بیٹا، بھائی وغیرہ یا دُودھ کے رشتہ سے نکاح کی حرمت ہو، جیسے رضاعی بھائی، باپ، بیٹا وغیرہ یا سُسرالی رشتہ سے حُرمت آئی، جیسے خُسر، شوہر کا بیٹا وغیرہ۔ شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے **اُس کا عاقل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے۔ مجنون یا نابالغ یا فاسق کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ آزاد یا مسلمان ہونا شرط نہیں، البتہ مجوسی جس کے اعتقاد میں محارم سے نکاح جائز ہے اُس کے ہمراہ سفر نہیں کر سکتی۔**" (بہار شریعت جلد1، حصہ6، صفحہ1044، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

خلوت یعنی تنہائی کا بھی وہی حکم ہے جو سفر کا ہے کہ فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو جائز ہے ورنہ ناجائز۔ محیط برہانی میں ہے: "قال محمد رحمہ اللہ: ویجوز لہ أن یسافر بھا، وأن یخلو بھا یعنی لمحارمہ اذا أمن علی نفسہ، وھذا القولہ علیہ السلام: "لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر أن تسافر فوق ثلاثۃ أیام ولیالیھا إلا ومعھا زوجھا، أو ذي رحم محرم" فقد أباح للمرأۃ المسافرۃ مع ذی الرحم المحرم، وانہ یوجب اباحۃ المسافرۃ للمحرم معھا، ولأن حرمۃ المسافرۃ والخلوۃ بالأجنبیات لخوف الفتنۃ بواسطۃ الشھوۃ، والانسان لا یشتھی محارمہ غالبا، فصار من ھذا الوجہ کالخلوۃ والمسافرۃ مع الجنس، فان علم أنہ یشتھیھا، أو تشتھیہ لو سافر بھا أو خلا بھا، أو کان أکثر رأیہ ذلک أو شك، فلا یباح لہ ذلک لما ذکرنا" ترجمہ: امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: مرد کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنی محارم عورتوں کے ساتھ سفر کریں اور تنہائی اختیار کریں، جبکہ اپنے نفس پر اطمینان ہو، یہ اس وجہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ ذی رحم محرم یا شوہر کے بغیر تین دن اور تین راتوں یا اس سے زیادہ کا سفر کرے۔" اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کیلئے ذی رحم محرم کے ساتھ سفر کرنا، جائز قرار دیا ہے، اس سے یہ لازم ہوتا ہے کہ محرم، عورت کے ساتھ سفر کرسکتا ہے۔ نیز اجنبیہ عورتوں کے ساتھ سفر اور تنہائی اس لئے حرام ہے کہ اس میں شہوت کی وجہ سے فتنے کا خوف ہے، اور انسان چونکہ غالب طور پر اپنی محارم کے ساتھ شہوت میں نہیں آتا، تو یہ ایسے ہی ہوگیا جیسے اپنی ہی جنس کے ساتھ خلوت یا سفر کیا جائے (یعنی ایسے ہی ہوگیا جیسے مرد، دوسرے مرد کے ساتھ سفر اور تنہائی اختیار کرے یا عورت دوسری عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرے) اگر انسان کو یقین ہو کہ اسے عورت کے ساتھ تنہائی یا سفر میں شہوت ہوگی یا اسے نہیں ہوگی لیکن عورت کو شہوت ہوگی یا اس کا غالب گمان ہو یا شک ہی ہو تو اب سفر کرنا یا تنہائی اختیار کرنا جائز نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ وہی ہے جو ہم نے ذکر کردی ہے۔ (محیط برہانی جلد 5، صفحہ 333، مطبوعہ بیروت)

بسوط میں محارم کے بارے میں فرمایا: "إنما يباح المس والنظر اذا كان يأمن الشهوة على نفسه وعليها فأما اذا كان يخاف الشهوة على نفسه أو عليها فلا يحل له ذلك لما بينا أن النظر عن شهوة والمس عن شهوة نوع زنا وحرمة الزنا بذوات المحارم أغلظ و كما لا يحل له أن يعرض نفسه للحرام لا يحل له أن يعرضها للحرام فاذا كان يخاف عليها فليجتنب ذلك" ترجمہ: محارم کو چھونا یا ان کی طرف نظر کرنا تب مباح ہے جبکہ خود پر بھی اور عورت پر بھی شہوت سے اطمینان ہو، اگر خود پر یا عورت پر شہوت کا خوف ہو تو اب دیکھنا، چھونا جائز نہیں ہے اس کی وجہ وہی ہے جو ہم نے بیان کردی ہے کہ شہوت سے دیکھنا اور چھونا بھی زنا کی ایک قسم ہے اور محارم سے زنا کی حرمت بہت سخت ہے، جس طرح اس کیلئے یہ حلال نہیں ہے کہ یہ خود کو حرام کی طرف لے جائے، اسی طرح یہ بھی حلال نہیں ہے کہ اپنی محرم کو حرام کی طرف لے جائے، لہذا (اگرچہ خود پر شہوت سے اطمینان ہو لیکن) اپنی محرم کی طرف سے شہوت کا خوف ہو تب بھی، بچنا لازم ہے۔ (بسوط للسرخسی جلد 10، صفحہ 156، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Gul-3221

تاریخ اجراء: 08 محرم الحرام 1446ھ/15 جولائی 2024ء